نقد و تحقیق

جناب عبد المنان راسخ
متعلم جامعہ علوم اثریہ

تقلید — قرآن و حدیث، صحابہؓ اور سلف صالحین کی نظر میں!

تقلید کا لغوی معنیٰ "گلے میں کسی چیز کو لٹکانا ہے"! — شرعی مفہوم میں اس کا معنیٰ "کسی بات کو بغیر دلیل اور غور و فکر کے قبول کرنا" ہے:

"قلّدہ فی کذا ای تبعہ من غیر تامّل ولا نظر" (المنجد ص ۶۴۹)

یعنی تقلید ایسی پیروی کا نام ہے جو غور و خوض سے خالی ہو۔

"مصباح اللغات" ص ۷۰۱ میں ہے کہ:

"تقلید نصرانیوں کی سینہ بسینہ مذہبی باتوں" کو کہتے ہیں!

صاحب مصباح اللغات نے، جو فاضل دیوبند ہیں، واضح کر دیا ہے کہ "تقلید کا تعلق دلیل سے نہیں، بلکہ "سینہ گزٹ" سے ہے — اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

"قلّدہ فی کذا"

"اس نے اس کی فلاں بات میں بغیر غور و فکر کے پیروی کی"

اصطلاحاً، علماء نے تقلید کی تعریف یوں کی ہے کہ:

"العمل بقول الغیر بلا حجّۃ" (مسلم الثبوت ص ۲)

"دوسرے کی بات پر بغیر دلیل کے عمل کرنا"

علامہ حسین احمد مصری، فقہ الاسلام ص ۲۰۵ پر لکھتے ہیں:

"دلیل کے بغیر کسی کے قول کو تسلیم کیا جائے اور دوسرے کے مسلک کو اس کی دلیل معلوم کیے بغیر اختیار کر لیا جائے"

امام شافعیؒ نے تقلید کی تعریف یوں کی ہے کہ:

"بغیر دلیل کے کسی کی رائے پر عمل کرنا!"

ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین براہِ راست کتاب و سنت کے متبعد تھے

جب کہ کتاب و سنت خود دلیل اور حجت ہیں، لہٰذا تقلید، جس کا دلیل سے کوئی تعلق نہیں، کا وجود اس دور میں نہ تھا ـــــ یہی حال تابعینؒ اور سلف صالحینؒ کا تھا، وہ اپنے تمام مسائل قرآن و حدیث سے حل کیا کرتے تھے اور صراطِ مستقیم پر گامزن تھے۔ اس کے باوجود مقلدین حضرات یہ کہتے ہیں کہ تقلید کے بغیر چارۂ کار ہی نہیں، اور ہر شخص کو کسی نہ کسی امام کا مقلد ضرور ہونا چاہیے ـــــ سوال یہ ہے کہ تقلید کے بغیر ان سلف صالحین کا گزارہ کیسے ہوگیا جو خیر الامت تھے؟ ـــــ اور اگر تقلید کے بغیر وہ کامل و اکمل مومن تھے، تو آج یہ کیوں ضروری ہے؟ رہے قرآن و حدیث تو ان سے تقلید کا ثبوت تو کجا، ان میں اس مفہوم کا لفظ جانوروں پر بولا گیا ہے ـــــ مثلاً سورۃ المائدہ میں ہے :

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ ـــــ الاٰیۃ" (المائدۃ : ۲)

"مومنو! اللہ کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور نہ ادب کے مہینے کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی، اور نہ ان جانوروں کی (جو اللہ کی نذر کر دیے گئے ہوں اور) جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں۔" (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری)

اسی سورہ کی آیت ۹۷ میں ہے :

"جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ـــــ الاٰیۃ!"

"اللہ نے عزت کے گھر (یعنی کعبے) کو لوگوں کے لیے موجبِ امن مقرر فرمایا ہے اور عزت کے مہینوں کو اور قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں۔"

(ترجمہ ایضاً)

تقلید کے برعکس قرآنِ مجید نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے :

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ!" (محمد : ۳۳)

"ایمان والو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔"

آیت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری (یعنی کتاب وسنت کی اتباع) فرض ولازم ہے، ورنہ تمام اعمال باطل ہوجائیں گے ــــ اب اگر کتاب وسنت کے دلائل کی موجودگی میں بے دلیل اقوالِ رجال کی طرف رجوع کیا جائے (یعنی تقلید کی جائے) حتیٰ کہ انھیں کتاب وسنت پر ترجیح دے ڈالی جائے تو ایسے اقوال اور ان پر مبنی اعمال کی کیا حیثیت ہوگی؟

سورۃ الحشر میں ارشاد ہُوا:

"وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ــــ الآية!" (آیت ۷)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں دیں، وہ لے لو ــ اور جس سے منع فرمادیں، اس سے باز رہو!"

جبکہ آج کا مقلّد حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیتا ہے، لیکن اپنے امام کے قول کو نہیں چھوڑتا! آہ یہ کتنی بڑی ستم ظریفی ہے، اور اس کا انجام کس قدر خوفناک! ــــ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا"

(الفرقان: ۲۷ - ۳۰)

"اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے پیغمبرؐ کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا ــــ ہائے شامت، کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا ــ اس نے مجھ کو (کتابِ) نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا ــ اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے ــــ اور (ادھر) پیغمبرؐ کہیں گے کہ اے رب، میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا"

غور فرمائیے، قرآنِ مجید کی نظر میں اطاعتِ رسولؐ کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نزدیک قرآنِ مجید کی کس قدر اہمیت ہے؟ — گویا روزِ محشر قرآنِ مجید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے روگردانی کرنے والے کے خلاف مدعی ہوگا، اور دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تارکِ قرآن کے خلاف مدّعی ہوں گے — اس کے باوجود کتاب وسنت کو چھوڑ کر اقوالِ رجال کی اتباع کرنے والے عبرت نہیں پکڑتے!

رہی حدیث، تو اس میں بھی تقلید کا اشارہ تک موجود نہیں، بلکہ اس کی بجائے اطاعتِ رسولؐ پر زور دیا گیا ہے — ارشادِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"والّذی نفس محمّد بیدہٖ لو بدا لکم موسٰی فاتّبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السّبیل ولو کان موسٰی حیًّا وادرک نبوّتی لاتّبعنی" (مشکوٰۃ، باب الاعتصام)

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، اگر موسیٰؑ تمہارے لیے ظاہر ہو جائیں اور تم ان کی اتباع کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھے رستے سے بھٹک جاؤ گے۔ اور اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پا لیتے تو وہ بھی میری اتباع کرتے۔"

مقامِ غور ہے کہ جب موسیٰؑ ایسے جلیل القدر پیغمبر کے بارے آپؐ نے یہاں تک فرما دیا کہ آپؐ کے فرمان کو چھوڑ کر اگر ان کی بات بھی مانی جائے گی تو اس کا نتیجہ گمراہی ہوگا — حالانکہ حضرت موسیٰؑ کے سچے نبی اور رسول ہونے پر ایمان رکھنا ضروری ہے، ورنہ ایمان ناقص رہے گا — تب ایسا شخص، جو کہ امتی ہے — جسے ماننا ایمان کا حصہ نہیں اور قرآن وحدیث میں اس کا تذکرہ تک نہ ہو — نیز اس میں صواب وخطا دونوں کا احتمال ہو، اس کی ہر بات ماننا ہدایت کا باعث کیونکر ہو سکتا ہے؟

آپؐ نے مزید فرمایا کہ آج اگر موسیٰؑ زندہ ہوں اور میری نبوت کو پالیں تو انھیں بھی میری اتباع کے بغیر کوئی چارۂ کار نہ ہوگا — سوال یہ ہے کہ کسی مقلد کے امام کا درجہ کیا موسیٰؑ سے بھی بڑھ کر ہے کہ آج اس کے نام پر اس کا باقاعدہ مذہب چل جائے؟ — اور کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہے کہ آپؐ کے فرمان پر اس کے قول کو ترجیح دے کر فرمانِ رسولؐ چھوڑ دیا جائے؟ — العیاذ باللہ! — یار لوگوں نے سوچا ہی نہیں کہ اس تقلید کی زد کہاں جا کر پڑتی ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو وصیت فرمائی تھی :

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ" (موطا امام مالک، بحوالہ مشکوۃ باب الاعتصام)

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں، جب تک انھیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے، ہرگز گمراہ نہ ہوگے —— ایک کتاب اللہ اور دوسرے اس کے رسولؐ کی سنت"

معلوم ہوا کہ جمیع مومنین کے لیے قابلِ عمل اور گمراہی سے نجات دینے والی دو ہی چیزیں ہیں، کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کے اسی فرمان کا لازمی تقاضا یہ بھی ہے کہ ہدایت ان دو چیزوں کی اتباع کے بغیر ممکن نہیں! تو پھر آخر تیسری کسی چیز کی ضرورت ہی کیا ہے؟ —— حقیقت یہ ہے کہ دو ہی ہستیاں ایسی ہیں، جن کی اطاعت کا لازمی نتیجہ جنت ہے۔ اور جن کی نافرمانی کا لازمی نتیجہ جہنم! —— ایک اللہ رب العزت اور دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تیسری ایسی کوئی ہستی نہیں —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ"

(النسآء : ۱۳-۱۴)

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کریگا اور اس کی حدوں سے نکل جائے گا، اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈالے گا، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا!"

قرآنِ مجید میں ایسی بہت سی آیات ہیں، اسی طرح ذخیرۂ حدیث میں ایسی بے شمار احادیث، جن میں صراحتاً یہی بات بیان کی گئی ہے!

کتاب وسنت کے بعد اب آئیے صحابہ کرام رضؓ کی طرف! —— حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں :

"لا یقلدن رجل رجلاً فی دینہ فان اٰمن اٰمن، ان کفر کفر"

(میزان شعرانی ج ۱ ص ۱۷)

"دین میں کوئی شخص کسی شخص کی تقلید نہ کرے، اگر ایمان لائے تو ایماندار رہے اور اگر کفر کرے تو کافر ہے۔"

حضرت معاذ بن جبل رض فرماتے ہیں:

"امّا العالم فان اھتدیٰ فلا تقلّدوہ فی دینکم۔"

(اعلام الموقعین ج ۲ ص ۱۷۴)

"عالم اگرچہ ہدایت یافتہ ہو، اپنے دین میں اس کی تقلید نہ کرو!"

اسی قسم کے الفاظ حضرت سلمان فارسیؓ اور دیگر صحابہ کرام رضہ سے بھی منقول ہیں ـــ ویسے بھی صحابہ رض کرام کا طرزِ عمل صرف اور صرف کتاب وسنت کی اتباع تھا اور کتاب وسنت کے مقابلے میں کسی کی ذاتی رائے کو انھوں نے کبھی پرِ کاہ کے برابر بھی اہمیت نہ دی ـــ اس سلسلہ میں بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

رہے تابعینِ عظامؒ، تو مشہور تابعی حضرت عبداللہ بن معتمر کا یہ قول کس قدر واضح ہے کہ:

"جو جانور (رسّا ڈال کر) کھینچا جاتا ہے، اس کے اور اس انسان کے درمیان کوئی فرق نہیں جو تقلید کرتا ہے۔" (جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۱۴)

خود امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں:

"لا یحلّ لاحدٍ ان یّاخذ بقولی مالم یعلم من این قلتہٗ و نھیٰ عن التّقلید و ندب الیٰ دلیل۔" (مقدمہ عمدۃ الرّعایہ ص ۹)

"کسی کے لیے یہ حلال نہیں کہ میرے قول کو لے، جب تک یہ نہ جانے کہ میں نے اسے کہاں سے لیا ہے ـــ آپؒ نے تقلید سے منع فرمایا اور دلیل تلاش کرنے کی طرف ترغیب دی ہے۔"

لیکن آپ رحمہ اللہ ہی کے ایک نام لیوا، آپ ہی کے محبّ اور آپ کی ممانعت کے علی الرغم آپ ہی کے ایک مقلد یہاں تک فرما گئے ہیں کہ ؎

فلعنۃ ربّنا اعداد رمل ... علیٰ من ردّ قول ابی حنیفۃ

"ایسے شخص پر ریت کے ذرات کے برابر ہمارے رب کی لعنتیں ہوں جو ابو حنیفہ رح کے قول کو رد کرے۔"

ہماری سمجھ میں یہ بات آج تک نہیں آئی کہ ان صاحب نے امام ابوحنیفہؒ کے مذکورہ بالا قول کو رد کرکے اس وعید کو آواز کیوں دی ہے ؟

امام صاحب تقلید سے منع فرماتے اور کتاب وسنت کی اتباع کے مدعی تھے — فرمایا کرتے تھے :

"میرا مذھب حدیث ہے، جب تم میری بات کو حدیث کے خلاف پاؤ تو میری بات کو چھوڑ دو اور حدیث پر عمل کرو — میری تقلید نہ کرو" (ایضاً)

امام مالکؒ کا مشہور قول ہے کہ :

"ما منکم مّن احد الّا وقولہٗ مقبول اومردود علیہ الّا صاحب ھذا القبر"

"تم میں سے ہر کسی کی بات قبول بھی کی جا سکتی ہے اور چھوڑی بھی جا سکتی ہے، مگر اس صاحبِ قبر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی طرف اشارہ کرکے) کی بات (صرف قبول ہی کی جائے گی، رد نہیں کی جائے گی)!"

امام احمد بن حنبل رح فرماتے ہیں :

"نہ میری تقلید کرو، نہ مالکؒ کی، نہ اوزاعیؒ کی، اور نہ کسی اور کی — جس طرح سلف صالحین نے قرآن وحدیث سے مسائل لیے ہیں، تم بھی وہیں سے لو!"

ائمہ اربعہؒ کے بعد اب دیگر حنفی علماء کی طرف آئیے — علامہ جار اللہ زمخشری فرماتے ہیں :

"ان کان للضّلال امّ فالتّقلید امّہٗ!" (اطواق الذّھب ص ۴۲)

"اگر گمراہی کی کوئی ماں ہے، تو تقلید اس کی ماں ہے!"

امام طحاویؒ فرماتے ہیں :

"تقلید صرف نافرمانی ہی پیدا کرتی ہے" (لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰)

حنفیہ کی معتبر کتاب مسلم الثبوت ج ۲ ص ۲۵۶ پر ہے :

"محققین علمائے کرام نے صحابہ رض کی تقلید سے منع کیا ہے!" — تو پھر کسی دوسرے کی کیا حیثیت ہے ؟

صاحبِ روح المعانی فرماتے ہیں :

" اگر ضلالت و گمراہی کا کوئی باپ ہے تو وہ تقلید ہے " (ج ا ص ۸)

قولِ سدید اور حنفیہ کی معتبر کتاب بسوط میں بھی تقلید کا رد ہی ملتا ہے ـــــ جبکہ علامہ ابن القیمؒ فرماتے ہیں :

" اس بدعتِ (تقلید) کا آغاز چوتھی صدی ہجری میں ہوا " (اعلام الموقعین)

تقلید کے قائل حضرات تقلید کے رد میں کتاب و سنت کی واضح نصوص، صحابہ کرام رضؓ اور علماء و فقہائے امت کے اقوال کو بغور پڑھیں، اور اسے ترک کر کے کتاب و سنت کی اتباع کو اپنا شیوہ بنائیں جو سلف صالحین، صحابہ کرامؓ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ تھی ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

" اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ " (الانعام : ۱۰۶)

" (اے نبیؐ،) اس چیز کی اتباع کیجیے جو آپؐ کی طرف نازل کی گئی ہے ! "

جبکہ سورۃ النّسآء آیت ۱۱۳ میں فرمایا :

" وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۔ الآیۃ ! "

" ہم نے آپؐ کی طرف کتاب اور حکمت (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم) نازل فرمائی ہے ! "

دعاء ہے اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو کتاب و سنت کی توفیق ارزانی فرمائے ـــــ آمین !

مدرسہ عربیہ دار القرآن والحدیث میہڑ شہر میں عرصہ ساٹھ سال سے تعلیمی و تبلیغی کام احسن طریق سے انجام دے رہا ہے ـــــ حالیہ سیلاب سے اس کی عمارت کو بہت نقصان پہنچا ہے اور طلباء کے رہائشی کمرے گر چکے ہیں ـــــ علاوہ ازیں طلباء کا اناج وغیرہ بھی اس برسات سے ختم ہو گیا ہے اور دیگر بہت سی مالی مشکلات پیش آ رہی ہیں مخیر احباب جماعت سے جلد اور مخلصانہ تعاون کی دردمندانہ اپیل جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قاری خلیل احمد بن سعید احمد، مہتمم مدرسہ عربیہ دار القرآن والحدیث میہڑ ضلع دادو سندھ ـــــ بینک اکاؤنٹ ۵۰۲۱ مسلم کمرشل بینک میہڑ)